إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ‑ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۱ | ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی | دارالامان قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۲۸ | ۱۱ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش | ۷ شعبان ۱۳۵۹ھ | ۱۱ ستمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۰۷

مسلمانوں کو صحیح اسلامی جہاد سے آگاہ کرنے کی ضرورت

صوبۂ سرحد کے ایک سابق وزیر دیوان بھنجو رام صاحب گاندھی کے قلم سے اخبار "ملاپ" لاہور (۸ ستمبر) میں ایک مضمون "قبائلی حملے کس طرح رُک سکتے ہیں" شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے ڈاکہ اور اغوا کی وارداتوں پر اس نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالی ہے۔ کہ ان حملوں کے پس پردہ کوئی اور اغراض اور وجوہ کام کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے بیان کیا ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا کا خیال اس بارے میں خواہ کچھ ہو۔ اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ قبائلیوں کی ان وارداتوں میں "مذہبی جنون کو بھی دخل حاصل ہے" وہ یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ خیالات اسلامی تعلیم کا نتیجہ نہیں۔ اور یہ کہ ہر مسلمان اس بات سے آگاہ ہے کہ ڈاکہ ہر حالت میں ڈاکہ ہے۔ خواہ وہ مسلمان پر ڈالا جائے۔ یا غیر مسلمان پر۔ مگر وہ لکھتے ہیں

"ان پڑھ بے سمجھ۔ اور نیم ملاؤں کے پنجہ میں پھنسے ہوئے کچھ قبائلی ابھی تک اس قسم کی غلط فہمیوں کا شکار ہیں۔ اس لئے خدا ترس مسلمانوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے گمراہ ہم مذہب بھائیوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کریں"

زیادہ تفصیلات میں نہ جاتے ہوئے بھی یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ فی الواقعہ قبائلیوں کو صحیح اسلامی تعلیم سے آگاہی حاصل نہیں۔ اگر مسلمان علماء غیر مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے متعلق اسلام کی تعلیم صحیح رنگ میں ان کے سامنے پیش کرتے۔ اور بتاتے۔ کہ اسلام کسی کے جان و مال پر حملہ کرنا قطعاً پسند نہیں کرتا۔ اور اسے سخت ناجائز قرار دیتا ہے۔ تو خاص اہتمام کے ساتھ جو وارداتیں کی جاتی ہیں۔ ان میں بہت حد تک کمی واقعہ ہو جاتی۔ مگر افسوس کہ مسلمان علماء نے اسلامی جہاد کا جو بالکل غلط نظریہ اُن کے دلوں میں راسخ کر دیا ہے۔ اس کے نہایت ناگوار نتائج آئے دن نکلتے رہتے ہیں۔ اور اسلام کی بدنامی کا موجب بنتے ہیں۔ اس طرف سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو توجہ دلائی۔ اور آپ نے بتایا۔ کہ سرحد کے غیور افغانوں کے دلوں میں اس قسم کے خیالات پیدا کرنے کی تمام تر ذمہ واری مسلمان علماء پر ہے۔ چنانچہ آپ نے "زندہ نبی اور زندہ مذہب" میں لکھا ہے:۔

"یہ کہنا کہ سرحدی غازی آئے دن فساد کرتے ہیں۔ جہاد کے خیال سے یہ ایک بے ہودہ بات ہے۔ اور ان مفسدوں کو غازی کہنا سراسر نادانی اور جہالت ہے۔ اگر کوئی جاہل مسلمان ان کے ساتھ ذرا بھی ہمدردی رکھتا ہے۔ اس خیال سے کہ وہ جہاد کرتے ہیں۔ تو میں سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ اسلام کا دشمن ہے۔ جو مفسد کا نام غازی رکھتا ہے۔ اور اسلام کے بدنام کرنے والوں کی تعریف کرتا ہے"

نیز "تبلیغ حق" میں فرماتے ہیں:۔

"اس وقت دین کے نام سے تلوار یا ہتھیار اٹھانا سخت گناہ ہے۔ ہم کو ان وحشی سرحدیوں پر افسوس آتا ہے۔ کہ وہ آئے دن جہاد کے نام سے بعض وارداتیں کر کے جو دراصل اپنا پیٹ پالنے کے لئے کرتے ہیں۔ اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ اور امن میں خلل انداز ہوتے ہیں۔ ایک سچے مسلمان کو ان وحشیوں کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں چاہیئے"

(تبلیغ حق صفحہ ۱۶)

اسی طرح رسالہ "گورنمنٹ انگریزی اور جہاد" میں فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے۔ کہ مسئلہ جہاد کو جس طرح پر حال کے اسلامی علماء نے جو مولوی کہلاتے ہیں۔ سمجھ رکھا ہے۔ اور جس طرح وہ عوام کے آگے اس مسئلہ کی صورت بیان کرتے ہیں۔ ہرگز وہ صحیح نہیں ہے اور اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں۔ کہ وہ لوگ اپنے پُرجوش وعظوں سے عوام وحشی صفات کو ایک درندہ صفت بنا دیں۔ اور انسانیت کی تمام پاک خوبیوں سے بے نصیب کر دیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ جس قدر ایسے ناحق کے خون ان نادان اور نفسانی انسانوں سے ہوتے ہیں۔ کہ جو اس راز سے بے خبر ہیں۔ کہ کیوں اور کس وجہ سے اسلام کو اپنے ابتدائی زمانہ میں لڑائیوں کی ضرورت پڑی تھی۔ ان سب کا گناہ ان مولویوں کی گردن پر ہے۔ کہ جو پوشیدہ طور پر ایسے مسئلے سکھاتے رہتے ہیں جن کا نتیجہ دردناک خونریزیاں ہیں" (صفحہ ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان اقتباسات سے واضح ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبائیلیوں اور ہجو قسم دوسرے مسلمانوں کی ان حرکات کو جو غیر مسلموں کے قتل یا ڈاکہ زنی وغیرہ کی صورت میں رونما ہوتی رہتی ہیں سخت ناپسند فرمایا ہے۔ اور آپ نے اس کا زیادہ تر ذمہ دار علماء کو قرار دیا ہے۔ پس ہم بھی دیوان بھجورام صاحب کی تائید کرتے ہوئے دردمند مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں مسلمانوں کو جہاد کی اصل حقیقت سے آگاہ کریں۔ اور انہیں بتائیں۔ کہ ڈاکہ زنی کی وارداتوں اور قتل و خونریزی کے ارتکاب کا نام جہاد رکھنا دراصل اسلام کو بدنام کرنا اور لوگوں کو اس پاک مذہب سے برگشتہ و منحرف کرنا ہے۔ جہاد ایک مقدس فرض ہے۔ جو ہر مسلمان کو ہر حالت میں بجالانا چاہیئے۔ مگر اس کے لئے تلوار چلانا یا بندوق سے دوسرے کو ہلاک کرنا لازمی نہیں۔ جہاد مال سے بھی ہوتا ہے جان سے بھی۔ اور موجودہ زمانہ میں سب سے بڑا جہاد تبلیغ و حفاظت اسلام ہے۔ پھر اپنے نفس کا تزکیہ کرنا بھی جہاد ہے۔ اور یہی جہاد کی وہ اقسام ہیں۔ جن پر عمل کرنے کی موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کو ضرورت ہے۔ کاش مسلمان اس طرف متوجہ ہوں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ تبوک ۱۳۱۹ھش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے ثم الحمدللہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بخیر و عافیت ہیں۔ حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو کھانسی کی بہت تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

کل صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی شادی کی مبارک تقریب کی وجہ سے مقامی دفاتر میں تعطیل رہے گی۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کے ایام رخصت میں خانصاحب بابو برکت علی صاحب کو قائم مقام ناظر بیت المال مقرر کیا گیا ہے۔

جماعت مبلغین میں داخلہ کے متعلق اعلان

جو طلباء جامعہ احمدیہ کے درجہ ثالثہ (مبلغین کلاس) میں داخل ہونا چاہتے ہوں انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنی درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹس ۱۲ستمبر ۱۹۴۰ء مطابق ۱۲ تبوک ۱۳۱۹ھش تک پرنسپل جامعہ احمدیہ کے پاس بھجوا دیں۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

درخواست ہائے دُعا

(۱) علی محمد صاحب سکنہ چاہ احمدیاں والا ضلع ملتان عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں (۲) اہلیہ صاحبہ خوشی محمد صاحب احمد آباد سندھ شدید بیمار ہیں (۳) ملک عبدالرحمٰن صاحب ولد ملک عبدالغنی صاحب کنجاہ بی۔ اے کے امتحان میں اور حکیم شیر محمد صاحب زرگر سید والا کے ایک دوست بی۔ اے کے امتحان سپلیمنٹری میں شریک ہونیوالے (۴) بابو محمد بخش صاحب انبالہ شہر کی لڑکی بیمار ہے۔ (۵) ماسٹر فضل حسین صاحب قادیان کا چھوٹا لڑکا بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

اللہ تعالیٰ کے رستہ میں سچی قربانی کرنیوالا کبھی ضائع نہیں ہوتا

اللہ تعالےٰ کے فضل سے تحریک جدید سال ششم کا چندہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور یکم ستمبر تک جو احباب مرکز میں داخل کر چکے ہیں۔ ان کے نام دعا کیلئے پیش کئے جا چکے ہیں۔ مگر ابھی احباب کی کافی ایسی تعداد ہے۔ جن کے وعدے سو فی صدی پورے نہیں ہوئے۔ بعض وہ ہیں جن کی ایک آدھ قسط رہتی ہے۔ اور بعض وہ ہیں جن کا وعدہ کسی گزشتہ مہینہ میں دینے کا تھا۔ مگر وہ ادا نہیں کر سکے۔ اور وہ بھی ہیں جن کا وعدہ ستمبر کا ہے۔ پھر ان احباب کی طرف سے بھی رقم واجب ہے۔ جن کا وعدہ سال کے آخر کا ہے۔ ایسے تمام دوستوں کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس سال کا آخری حصہ شروع ہو چکا ہے۔ وہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے ابھی سے ماحول پیدا کریں۔ تا اس سال کی آخری تاریخ تک کامیاب ہو سکیں۔ کیونکہ یہ ضروری ہے۔ کہ قربانی کے لئے ماحول پیدا کیا جائے۔ اس کے بغیر قربانی کا دعوےٰ بلا دلیل ہے۔

یہ بات احباب پر ظاہر ہے۔ کہ تحریک جدید میں حصہ لینا طوعی اور اپنی مرضی سے ہے۔ جو چاہے حصہ لے اور جو نہ چاہے اس پر کوئی جبر نہیں۔ اور نہ اصرار۔ اور وصول میں بھی کوئی اصرار نہیں کیا جاتا۔ یہ عام اجازت ہے۔ کہ وعدے کے بعد جس کے حالات تبدیل ہو جائیں۔ اور وہ ادا کرنے کے قابل نہ رہے۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ سے معافی حاصل کرے تا گناہ سے بچ جائے۔ پس تحریک جدید کا چندہ وعدہ کرنے والوں کو اسی خوشی اور بشاشت قلبی کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔ جس خوشی اور بشاشت سے انہوں نے اپنا وعدہ اپنے امام کے پیش کیا تھا۔

گو ۳۰ نومبر کی آخری تاریخ بالکل قریب ہے۔ مگر جو دوست ستمبر میں ادا کر سکیں۔ وہ بہرحال آخری تاریخ میں ادا کرنے والوں سے ثواب میں بڑھ جائیں گے۔

پس تحریک جدید کا چندہ ہر وعدہ کرنے والے کو ۳۰ ستمبر تک ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے کی وجہ سے اس کا نام زندہ رہے۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

(۱) "یاد رکھو کہ یہ تحریک خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا۔ اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی۔ ان کو بھی دور کر دے گا اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے۔ تو آسمان سے خدا تعالےٰ اس کو برکت دے گا۔"

(۲) مبارک ہیں وہ جو بڑھ بڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالےٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا اللہ تعالےٰ خود متکفل ہوگا۔ اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

"اللہ تعالےٰ کے لئے قربانی کرنے میں کبھی بخل نہیں کرنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ کے راستہ میں سچی قربانی کرنے والا کبھی ضائع نہیں ہوتا"

پس تحریک جدید سال ششم کا چندہ ہر وعدہ کرنے والا ماہ ستمبر میں وعدہ کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کرے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

اظہارِ ہمدردی

سیٹھ پیارے لال صاحب قادیان کے خاندان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ بہت پرانے نیازمندانہ تعلقات چلے آتے ہیں۔ حال میں ان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے رفقاء کے ناحق پر ہونے کے متعلق آسمانی شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے ایک کتاب بنام الوصیت لکھ کر شائع فرمائی۔ جس میں حضور نے اپنی تعلیم کا خلاصہ بیان فرما کر نصیحت کی۔ کہ میرے بعد خدا اپنی دُوسری قدرت کو ظاہر فرمائے گا۔ اور خلفاء کے ذریعہ اظہار گرتی ہوئی عمارت کو سنبھال کر اپنی طاقت اور نصرت کا ثبوت دے گا اور دشمن کی خوشی کو خاک میں ملا دے گا۔ اسی ارشاد کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مولوی نورالدین صاحب بھیروی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔ اور نہ صرف افراد جماعت نے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان نے آپ کی خلافت کو تسلیم کیا۔ بلکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بھی ایک متحدہ فیصلہ کے ماتحت اعلان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے مطابق حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ مقرر ہوتے ہیں۔ ساری جماعت کو آپ کی بیعت کرنی چاہیئے (دیکھو اعلان خواجہ کمال الدین صاحب سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان مندرجہ الحکم ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء و بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

پھر جب ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو جمعہ کے دن حضرت خلیفۃ المسیح اول حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا۔ تو تمام جماعت نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو خلیفۃ المسیح الثانی تسلیم کر کے ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ گو اس وقت ممبران صدر انجمن احمدیہ کا ایک حصہ خلافت کا منکر ہو چکا تھا۔ مگر باوجود اس کے ممبروں کی اکثریت خلافت کے حق میں تھی۔ ملاحظہ ہو۔ فہرست ممبران جو خلافت کے حق میں تھے:۔

(۱) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (۲) نواب محمد علی خان صاحب (۳) ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ (۴) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب (۵) سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراس (۶) مولانا شیر علی صاحب بی۔اے۔ (۷) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے (۸) مولانا مولوی محمد احسن صاحب (۹) میر حامد علی شاہ صاحب سیالکوٹی (یہ بزرگ شروع میں کچھ وقت تک کسی وجہ سے منکرین خلافت کے ساتھ رہے۔ مگر بعد میں جلد ہی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت سے مشرف ہو گئے) (۱۰) مولوی غلام حسن صاحب پشاوری (یہ بزرگ ۲۵ سال غیر مبائع رہنے کے بعد اب حضور کی بیعت سے مشرف ہوئے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک)۔

منکرین خلافت میں مندرجہ ذیل ممبران صدر انجمن احمدیہ شامل تھے:۔

(۱) خواجہ کمال الدین صاحب (۲) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب (۳) ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب (۴) شیخ رحمت اللہ صاحب (یہ سب انکار کی حالت میں فوت ہو چکے ہیں) (۵) مولوی محمد علی صاحب جو ابھی زندہ ہیں

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت کی روشنی میں یہ موازنہ کرنا چاہیئے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے یہ پانچ ممبر جو منکرین خلافت میں سے تھے۔ حق پر ہیں۔ یا باقی ممبران صدر انجمن احمدیہ جو خلافت کے معاون اور ممد ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بموجب حکم خداوندی جماعت کے لئے اپنی کتاب الوصیت میں ایک خاص مقبرہ کی تجویز فرمائی۔ جس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ یوں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سارا نظام ہی آسمانی ہے۔ یعنی الہامی نظام ہے۔ مگر وصیت بہشتی مقبرہ کا نظام ایسا نظام ہے۔ جو کہ خداوند تعالےٰ کی طرف سے خاص طور پر قائم کیا گیا ہے۔ اور بھی امور ایسے ہیں۔ جو وحی الٰہی کے ماتحت قائم کئے گئے۔ مگر وصیت کا مسئلہ ایسا اہم ہے۔ جس کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ کیونکہ یہ مسئلہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ایک عملی ثبوت ہے۔ ملاحظہ ہوں ذیل کی تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:۔

"کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے اور انسان کا اس میں دخل نہیں۔ کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے۔ کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔" (الوصیت صفحہ ۱۹)

"بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نورالدین صاحب کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر خدا تعالےٰ نے چاہا۔ تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہے گا اس صورت میں ایک انجمن چاہیئے۔ کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا۔ اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں۔ خرچ کریں۔ . . . . . اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے۔ وُہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہونگے۔ اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے فوت ہو جائے گا۔ تو وُہ لوگ جو ان کے جانشین ہوں گے۔ ان کا بھی یہی فرض ہوگا۔ کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجا لائیں . . . . یہ مت خیال کرو۔ کہ یہ دور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔" (الوصیت صفحہ ۱۹)

"مناسب ہے۔ کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے۔ وُہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ اس کی اشاعت کریں۔ اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں۔" (الوصیت صفحہ ۲۳)

پھر حضور علیہ السلام نے ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت کے اندر جو حضور نے ۶ جنوری ۱۹۰۶ء کو شائع فرمایا ۲۰ قواعد بہشتی مقبرہ کے متعلق شائع فرمائے۔ جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:۔

"(۲) ہر ایک صاحب جو رسالہ الوصیت کی پابندی کا اقرار کریں۔ ضروری ہوگا۔ کہ وُہ ایسا اقرار کم از کم دو گواہوں کی ثبت شہادت کے ساتھ اپنے زمانہ قائمی ہوش و حواس میں انجمن کے حوالہ کریں۔"

"(۳) انجمن کا یہ فرض ہوگا۔ کہ قانونی اور شرعی طور پر وصیت کردہ مضمون کی نسبت اپنی پوری تسلی کر کے وصیت کنندہ کو ایک سرٹیفکیٹ اپنے دستخط اور مہر کے ساتھ دے۔"

"(۱۰) انجمن کے تمام ممبر ایسے ہوں گے۔ جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ اور پارسا طبع اور دیانتدار ہوں۔ اور آئندہ اگر کسی کی نسبت یہ محسوس ہوگا۔ کہ وُہ پارسا طبع نہیں ہے یا یہ کہ وُہ دیانتدار نہیں یا یہ کہ وُہ ایک چالباز ہے۔ اور دُنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتا ہے۔ تو انجمن کا فرض ہوگا۔ کہ بلا توقف ایسے شخص کو اپنی انجمن سے خارج کرے۔ اور اس کی جگہ اور مقرر کرے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"(۱۲) اگر کوئی شخص وصیت کرکے پھر کسی اپنے ضعفِ ایمان کی وجہ سے اپنی وصیت سے منکر ہو جائے۔ یا اس سلسلہ سے روگرداں ہو جائے۔"

"(۱۴) جائز ہوگا۔ کہ اس انجمن کی تائید اور نصرت کے لئے دور دراز ملکوں میں اور انجمنیں ہوں۔ جو اس کی ہدائت کی تابع ہوں۔ (حضورؑ کے اس حکم کی اتباع میں دُنیا بھر میں انجمنیں قائم ہیں جن کا مرکز قادیان ہے۔ چنانچہ لاہور کی انجمن ۱۹۱۴ء میں قائم ہوئی۔ جس کے موجودہ امیر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور ہیں۔ اور جس کے افراد کی تعداد شہر لاہور کے غیر مبایعین سے زیادہ ہے۔ جو کہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور" یعنی حضرت مسیح موعودؑ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بالمقابل مولوی محمد علی صاحب کی قائم کردہ انجمن کے ممبر ہیں)

(۱۵) "یہ ضروری ہوگا۔ کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے۔"

(۲۰) "میری نسبت اور میرے اہل وعیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ہو۔ اس کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ اور شکائت کرنے والا منافق ہوگا۔"

"یہ شرائط ضروریہ ہیں جو اوپر لکھی گئی ہیں۔ آئندہ اس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائے گا۔ جو ان شرائط کو پورا کرے گا ممکن ہے بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہے۔ وہ ہمیں اس کارروائی میں اعتراضوں کا نشانہ بنائیں۔ اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں۔ یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ خدا تعالےٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے۔ اور ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پاکر بلا توقف اس فکر میں پڑے ہیں۔ کہ دسواں حصہ کل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں۔ بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الٓمّٓ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں۔ کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں۔ کہ وہ کہہ دیں۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے۔ اور یہ امتحان تو کچھ چیز نہیں۔ صحابہ کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا۔ اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دیئے۔ پر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے۔ کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے۔ کس قدر دور از حقیقت ہے اگر یہی روا ہو تو خدا تعالےٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنا ڈالی۔ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے۔ کہ خبیث اور طیب میں فرق کرکے دکھلا دے۔ اس نے اب بھی ایسا ہی کیا ہے۔

خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ یہ بھی دستور تھا۔ کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے۔ جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلاء تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلےٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا۔ کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کرکے دکھلا دیا ہے۔ اور اپنا صدق ظاہر کر دیا ہے۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے فی قلوبھم مرضٌ فزادھم اللہ مرضا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا تعالےٰ کی ان پر رحمتیں ہونگی . . . . . میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کرکے اس حکم کو ٹال دیا ہے۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا۔ کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا۔" (الوصیت صفحہ ۲۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشادات سے ظاہر ہے۔ کہ مقبرہ بہشتی کا تمام نظام خدا تعالےٰ کے الہام اور وحی کے ماتحت ہے۔ اور منافق اور مومن میں تمیز کرنے کا ایک بہت بڑا معیار۔ اس معیار کے رد سے غیر مبایعین کی جو حالت ثابت ہوتی ہے۔ اس کا ذکر اگلے مضمون میں کیا جائے گا۔

خاکسار

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ سیکرٹری اصلاح مابین لاہور

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون تحریر فرماتے ہیں۔

گذشتہ خط ۱۷ احسان کو بادماہوں سے ارسال کیا تھا۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے بادماہوں کی جماعت اس ملک کی مخلص ترین جماعت ہے۔ میں نے انہیں چندہ تحریک جدید۔ وقف رخصت اور یوم التبلیغ منانے کی تحریک کی۔ امید ہے کہ ۴ جولائی کا یوم التبلیغ پوری شان سے منایا جائے گا۔ جماعت روکوپر کے مخلص احمدی ایفا سعید و کمارا کو بذریعہ خط تحریک جدید کے لئے چندہ کی تحریک کی۔ اس ملک کے رواج کے مطابق پانچ طالب علم دینی تعلیم کے لئے ہمارے ہمراہ ہو گئے ہیں۔ جو سفر اور حضر میں ہمارے ساتھ رہیں گے۔ ان لڑکوں سے ہی باورچی دھوبی کا کام لینا شروع کر دیا ہے۔ یہی طالب علم بعد میں انشاء اللہ مبلغ بن جائیں گے ان میں سے ایک علی عباس اپنا مافی الضمیر عربی میں اور دوسرا جس کا نام عقیل ہے۔ انگریزی میں ادا کر سکتا ہے۔

مورخہ ۲۰ احسان کو خاکسار ان بادماہوں سے ٹونگے کی طرف پیدل روانہ ہوئے۔ ۵ میل کا سفر کرکے ہم نے رات موضع Bakaya میں ایک مخلص احمدی کے ہاں گزاری۔ وجہ یہ کہ مولوی محمد صدیق صاحب بوجہ بیماری سخت کمزور تھے۔ اور درمیانی پہاڑی چڑھائی بلند تھی۔ راستہ میں برساتی نالے اور ندیاں بہت تھیں۔ جن میں سے اپنی پیٹھ پر اٹھا کر میں نے خود مولوی صاحب کو گزارا۔ Bakaya میں ہم نے ایک رات قیام کیا۔ مولوی صاحب کو پھر بخار ہو گیا لیکن کونین اور چائے کے استعمال سے صبح کو طبیعت صاف ہو گئی۔ میں نے صبح و شام Bakaya میں لیکچر دیا تین کس احمدی ہوئے۔ ۲۱ کو چار میل پیدل سفر کرکے ہم موضع Jagora میں پہنچے۔ جہاں بادماہوں کا احمدی Section Chief رہتا ہے۔ گورنمنٹ نے ہمیں بادماہوں میں سکول کھولنے کی اجازت دی ہے۔ اس لئے Section Chief سے مڈل سکول کے لئے زمین حاصل کرنا تھا۔ الحمدللہ کہ چیف نے کافی زمین دینے کا وعدہ کیا Jagora میں ۲۲ احسان کو مجھے تیز بخار ہو گیا۔ اس لئے ۲۳ کو مولوی صاحب جن کی صحت اچھی ہو چکی تھی اکیلے ہی Jagora سے ٹونگے روانہ ہو گئے اور میں ۲۴ کو ٹونگے پہنچ گیا Jagora میں میں نے دو دفعہ لوگوں کو جمع کرکے نماز سکھلائی۔ اور دو دفعہ وعظ کیا۔ دو کس نے احمدیت قبول کی۔ ٹونگے سے میری ۴½ ماہ کی غیر حاضری کا جماعت پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ اور وہ پہلے سا اخلاص مجھے نظر نہیں آتا۔ لیکن ہر نماز کے وقت وعظ کرنے اور پبلک لیکچروں کے نتیجہ میں لوگوں نے پھر مسجد میں آنا شروع کر دیا ہے۔ اور اب بھی ہمارے احمدی پیرامونٹ چیف کا ارادہ ہے کہ ٹونگے میں دار التبلیغ تعمیر کرنا چاہیئے۔ میں نے ڈی سی کو اپنی آمد سے مطلع کر دیا ہے۔ میری غیر حاضری میں امریکن مشن اور کیتھولک مشن نے ٹونگے پر لگاتار تبلیغی یورشیں کیں۔ لیکن بفضلہ تعالےٰ کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اور ناکام رہے۔ فالحمد للہ ہم کوشاں ہیں کہ جماعت ٹونگے جلد اخلاص اور عملی اصلاح میں ترقی کرے کیونکہ لمبی غیر حاضری کی وجہ سے جماعت کافی کمزور ہو چکی ہے۔ میں یہاں ایک ہفتہ ٹھہر کر فالد اور بوجے بو کی جماعتوں کو دیکھنے کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی قبولیتِ دُعا کا ایک روشن نشان

عبدالرزاق کا پلوٹھا میرا پوتا

۲۶ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش بروز پیر بوقت چھ بجے صبح جس بچے کی پیدائش کے ذریعہ اللہ کریم نے مجھ پر فضل پہ فضل فرمایا اس کا نام میرے آقا نامدار سیدنا امیر المومنین حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے عبد الباسط تجویز فرماتے ہوئے عزت وسعادت دارین کے حصول کی دعاؤں سے برکت دیکر مجھ ناچیز کو جس طرح نوازا۔ میں اس کا شکریہ ادا کرنے کے قابل نہیں۔

بچے دنیا میں پیدا ہوتے۔ اور خاندانوں کی خوشی ومسرت کے علاوہ نسلوں کی افزائش وترقی کا موجب بنتے ہیں۔ مگر بعض بچوں کی آمد بعض وجوہ کے ماتحت جہاں بعض خصوصیات کی حامل ہوتی ہے وہاں اپنے اندر خارق عادت رنگ کی وجہ سے ہستی باری تعالےٰ کی دلیل۔ خدا کے علم اور اس کی قدرت کی علامت اور قبولیت دعا کا معجزہ نما پہلو بھی رکھتی ہے ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

میں یکہ وتنہا۔ بے دست وپا۔ خالی ہاتھ اکیلا۔ بادوگوش ویک بینی آیا۔ خاندان۔ وطن اور قوم وملت کے علاوہ مال ومنال۔ زمین ومکان کچھ بھی میرے ساتھ نہ تھا۔ مگر خدا نے ہر نعمت سے نوازا۔ ہر پہلو سے بڑھایا اور ہر رنگ میں مجھے اس طرح بارور فرمایا کہ مجھے نہ صرف یہ کہ کوئی گلہ وشکوہ نہیں بلکہ ہر فضل کچھ ایسا اور ہر رحمت کچھ اتنی بے انتہا ہے کہ زندگی بھر کا ہر لحظہ شکر نعمت کرنے سے بھی شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ بیوی خدا نے چھڑائی تو اس سے کہیں بہتر بیوی عطا فرمائی ایک بچی کو پیدا ہوتے ہی ٹھکانے لگا یا گیا۔ تو خداوند عالم نے قریباً دو درجن اولاد نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں دے کر میرے زخموں پر خود اپنے ہاتھ سے مرہم رکھا اور دلجوئی ودلداری فرمائی مکان وزمین چھڑائے۔ تو ان سے کہیں بڑا اور بہتر مکان میسر فرما کر مجھے امن وچین کی زندگی بسر کرنا اور اپنا شکر گذار بننا نصیب فرمایا

الغرض اتنے فضل کئے اور رحمت کے نشان دکھیے کہ ان کا گننا بھی میری طاقت سے باہر ہے مگر ایک بات تھی جو ہمیشہ میرے دل میں کھٹکتی اور قلب میں چبھتی رہتی۔ اور جوں جوں عزیز عبدالرزاق کی شادی پر زیادہ عرصہ گذرتا جاتا میرے غم اور فکر میں اضافہ ہوتا جاتا۔ اور میں اکثر کسی خیال کے مدنظر نہایت غمگین اور اداس رہنے لگتا۔ کیونکہ ہمیں پشت سے اپنی قوم میں ذاتی طور پر واقف تھا۔ کہ ایک نہ ایک ہم سے لاولد رہتا چلا آیا ہے۔ اور اس سے قبل کی کئی پشتوں کے متعلق میری شنید تھی کہ کسی پیر یا فقیر کی بد دعا کے نتیجہ میں بطور سزا ہمارے خاندان کے گلے میں یہ بلا پڑی چلی آتی تھی۔ چنانچہ انہی خطرات کے خیال سے اکثر مقدور بھر دعائیں بھی کرتا۔ علاج معالجہ میں بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ مگر ساری تگ ودو اور دوڑ دھوپ بیسود وبے نتیجہ رہی۔ سات سال عزیز کی موجودہ شادی پر گذر چکے۔ اور بظاہر حالات علامات قریباً تمام مایوس کن تھیں راستہ کھلا نظر آتا تھا تو صرف وہ کہ جس کو سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر سے محروم دنیا کے لئے کھولا۔ اور اس خزانہ سے مالامال ہونے کی راہیں بتائیں۔ سو ہم بھی اس راہ سے فیض پانے کی کوشش کیا کرتے۔ اور سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نیز خاندان کی بیگمات وخواتین مبارکہ کی خدمت میں عموماً خاص دعاؤں کے لئے التجائیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ بارہا سیدۃ النساء حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور دوسری بیگمات جہاں خود دعائیں کرنے کو فرماتے وہاں حضرت اقدس کے حضور بھی بار بار دعا خاص کے لئے سفارش کرنے کی امید دلایا کرتے۔ اور ان باتوں کی وجہ سے ہمارے دل پر یقین اور امیدوار رہنے لگے۔

عورت میں اولاد کی خواہش ایک قدرتی جذبہ اور فطری تقاضا ہے جس سے محرومی اس کے لئے افسردگی کا باعث اور اداسی وپژمردگی کا موجب ہوا کرتی ہے۔ جو نہ صرف ان کی ذات تک ہی محدود رہتی۔ بلکہ اقارب ومتعلقین بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے ہمارے گھر کا ہر ایک رکن اس جوڑے کے اس حال پر رحم کرتا۔ اور اس سے ہمدردی رکھتا۔ مگر عزیز مکرم میرزا برکت علی اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں اپنے گھر میں مشورہ کرکے فیصلہ کر دیا۔ کہ آنے والا بچہ عزیزہ سعیدہ کی دلجوئی کی خاطر اس کے حوالے کر دیں گے۔ چنانچہ عزیز افضال احمد کی پیدائش پر اسے عزیزہ کے سپرد بھی کر دیا۔ اور جب اللہ تعالےٰ نے زمانہ شیر خواری میں ہی اسے اپنے پاس بلا لیا۔ تو انہوں نے پھر اپنی پہلی نیت کا اعادہ کیا۔ کہ آنے والا بچہ بھی وہ عزیزہ کی گود میں ڈال دیں گے۔ جزاہم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

یہ واقعات اور ارادے سیدہ طاہرہ حضرت ام طاہر احمد صاحب سلمہا ربہا کے ذریعہ سیدنا امیر المومنین حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور بھی پہونچے۔ اور کچھ ایسے طریق سے پہنچائے گئے۔ کہ حضور پر نور کو تحریک دعا ہوئی۔ اور آپ نے خاص طور سے دعا فرمائی۔ جس کے نتیجہ میں اللہ کریم نے فضل فرمایا۔ اور ایک بالکل بوسیدہ اور خشک ٹہنی کو سرسبز فرما دیا۔ فالحمد للہ۔

ایام جلسہ میں جسقدر مہمان بستی محبوب کی زیارت کرنے اور فیض صحبت پانے دور ونزدیک کے دیار وامصار سے قادیان میں جمع ہوتے ہیں۔ اگر ہمارے آقا وامام جیسا نہایت درجہ زکی وسخت ذہین مقدس وجود اپنی خداداد قابلیتوں کے ساتھ ہم میں موجود نہ ہو۔ تو مہمانوں کی خدمت تو در کنار انکو سنبھالنا ہی دشوار ہو جائے۔ یہ حضور پر نور کی اعلیٰ درجہ کی انتظامی قابلیت اور عالی دماغی کا ہی نتیجہ ہے کہ حضور نے جہاں مردوں کو منظم فرما کر انکو کام کے آدمی بنا دیا ہے وہاں ہماری عورتوں اور ہماری بچیوں میں کام کرنے کی اہلیت پیدا کر دی۔

میری بہو عزیزہ سعیدہ بھی بحمد اللہ کے زیر انتظام ایام جلسہ میں اپنی طاقت اور سمجھ کے مطابق خدمت مہمانان میں حصہ لیا کرتی اور خدمات مفوضہ بجا لاتی۔ اور یہ احسان الٰہی ہے کہ خاندان نبوت کے مقدس اراکین اور خواتین مبارکہ ہماری بچیوں سے بھی نہایت درجہ احسان ومروت کا سلوک فرماتی ہیں۔ حضور خلافت مآب کے حرم ثانی محترمہ آپا جان ام طاہر احمد عزیزہ کو اللہ ارمیں اپنے ساتھ رکھ کر خدمت کا موقعہ دے کر عزت افزائی فرماتے رہے۔ انہی ایام خدمتگذاری کے دوران کا واقعہ ہے کہ عزیزہ کو نہایت اخلاص محبت اور پھرتی اور چستی سے مہمانوں کی خدمت کرتے دیکھ کر بطور اظہار خوشنودی تبسم فرماتے ہوئے عزیزہ کو مخاطب کرکے فرمایا:- "سعیدہ اللہ تعالےٰ اگر تمہیں بچہ دیدے تو پھر تم اتنی خدمت نہ کر سکو گی"

عزیزہ نے بصد ادب شرماتے ہوئے عرض کیا کہ حضور دعا فرمائیں۔ "میں انشاء اللہ اس سے بھی بڑھ کر خدمت گذار ثابت ہوں گی" خدا نے حضرت کی دعا اور عزیزہ کی نیت وخدمت کو قبول فرمایا۔ وہی مہینے کی بات ہے کہ حضور کو اس فضل الٰہی کے نزول کا علم ہوا تو فرمایا۔ "مجھے اتنی دیر بعد اطلاع دی گئی۔ جتنا پہلے علم دیا جاتا۔ خدا کے فضل کے شکر اور اس کے ذکر کا زیادہ وقت ملتا"

الغرض صاحب دل اور اہل بصیرت لوگوں کے لئے جہاں یہ ایک زندہ نشان۔ اور ہمارے آقا کی قبولیت دعا کی ایک تازہ روشن مثال ہے۔ وہاں صداقت اسلام اور برکات احمدیت کو جاننے پہچاننے اور ان سے مستفید ہونے کا بھی ایک زریں موقعہ ہے جس سے پشت کا ایک کلنک۔ داغ اور دھبہ کس طرح اسلام کی برکت سے دھویا اور صاف کیا گیا ہے۔

ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ

عبدالرحمن قادیانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشمیر میں تبلیغ احمدیت

غیر مبایعین سے تبادلہ خیالات

بعض غیر مبایعین سے انفرادی گفتگو کے علاوہ چودہری عبدالرحمن صاحب سے دو مرتبہ اچھی لمبی گفتگو ہوئی۔ مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تبادلہ خیالات کے موقعہ پر آخرکار چودہری صاحب نے کہا۔ کہ نبی تو ہم بھی حضرت صاحب کو مانتے ہیں۔ دیکھنے والی بات یہ ہے۔ کہ آیا ان کی نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے یا نہیں بصورت کی نبوت کو مومن بہا ماننے سے اسلام منسوخ قرار دینا پڑے گا۔ میں نے کہا اگر قرآن مجید سے ثابت ہو۔ کہ مسیح موعود نبی ہوگا۔ اور اے مسلمانو! تمہارا فرض ہے کہ آنے والے سب نبیوں پر ایمان لاؤ۔ تو کیا پھر بھی حضور کی نبوت کو مومن بہا کہنے سے قرآن مجید کا نسخ لازم آتا ہے؟ سوچنے کے بعد کہنے لگے۔ کہ اس صورت میں تو نسخ لازم نہیں آتا۔ دوسرے موقعہ پر میں نے وہ آیات پیش کیں۔ جن کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح موعود کو نبی و رسول قرار دیا ہے۔ پھر وہ آیات پیش کیں جن سے ایمان لانے کا ارشاد ثابت ہوتا تھا۔ آیت قرآنی و لکن اللّٰہ یجتبی من رسلہ من یشاء فاٰمنوا باللّٰہ و رسلہ و ان تؤمنوا و تتقوا فلکم اجر عظیم (آل عمران) کو سن کر چودہری صاحب سوچ میں پڑ گئے اور غور کرنے کا وعدہ کیا۔ اسی سلسلہ میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیس سے زیادہ ایسے حوالجات پیش کئے۔ جن میں آپ نے منکرین کے کفر کا ذکر فرمایا ہے چودہری صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ یہ سارے حوالے جب ایک پمفلٹ میں طبع ہوں تو مجھے ضرور بھیجے جائیں میں ان پر غور کروں گا۔ اس روز مردان کے ایک دوست عبدالجلیل خان صاحب بھی میرے ہمراہ تھے۔ چودہری صاحب کو انہوں نے کہا۔ آپ میرے ایک ہی سوال کا جواب دیں اور وہ یہ کہ کیا خدا نے تیرہ صدیوں کے کسی اور مجدد کو اس کی وحی میں نبی اللہ کہا ہے؟ چودہری صاحب "پیغام صلح" سے دکھانے لگے۔ کہ کلکتہ میں کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے وغیرہ مگر اس کا اصل سوال کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔

بارہ مولہ میں لیکچر

بارہ مولہ میں ملک برکت علی صاحب گجرات اور ڈاکٹر عمرالدین صاحب آف نیروبی مقیم ہیں۔ اور خوب تبلیغ کر رہے ہیں۔ بارہ مولہ کے معززین کے زیر انتظام ۸ اراگست کو خاکسار کا ایک لیکچر توحید باری تعالےٰ اور اخلاق فاضلہ کے متعلق گوردوارہ چھٹی پادشاہی میں ہوا۔ اس جلسے کے اشتہار دہندگان شیخ محمد اکبر صاحب وائس پریذیڈنٹ آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس ضلع بارہ مولہ۔ پنڈت پریم ناتھ صاحب ایم۔ اے۔ سردار کنہیا سنگھ صاحب سابق ایم ایل اے خان محمد یوسف صاحب بی اے ایل ایل۔ بی اور سردار ایشر نارہ سنگھ صاحب سکرٹری گوردوارہ کمیٹی تھے۔ گوردوارہ کا صحن حاضرین سے پر تھا۔ جن میں جناب چودہری خوشی محمد صاحب سابق گورنر کشمیر ایسے معززین بھی تھے۔ ایک گھنٹہ تک لیکچر جاری رہا۔ لیکچر کے خاتمہ پر سردار تارا سنگھ صاحب نے نہایت اچھے الفاظ میں تعریف کی اور گوردوارہ کمیٹی کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ نیز کہا کہ اس قسم کا لیکچر پھر بھی ہونا چاہیئے۔ پبلک بالخصوص مسلمانوں نے بھی اصرار کیا۔ کہ پھر بھی ایسی تقریر ہو۔

جنم اشٹمی کے موقعہ پر سری نگر میں لیکچر

سناتن دہرمیوں کی طرف سے

۲۶ اگست کو حضرت کرشن عؑ کا جنم دن منایا گیا۔ سکرٹری صاحب کی طرف سے مجھے بھی تقریر کے لئے دعوت دی گئی۔ شائع شدہ پروگرام میں تین احمدیوں کے نام لیکچر کے لئے مقرر تھے۔ خواجہ غلام نبی صاحب گلگار۔ ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب موگہ اور خاکسار۔ گلکار صاحب بیماری کے باعث نہ جاسکے۔ ہم دونوں کی تقاریر ہوئیں۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر شریمتی رامیشوری نہرو پریذیڈنٹ آل انڈیا وومنز کانفرنس کی صدارت میں ہوئی۔ جنہوں نے اس تقریر کی بہت تعریف کی اور اس طریق کو نہایت پسند کیا۔ میری تقریر دیوان بہادر راجہ نریندر ناتھ صاحب کی صدارت میں ہوئی۔ میں نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ تمام حوالجات پڑھ کر سنائے جو حضور نے کرشن علیہ السلام کے بارے میں تحریر فرمائے ہیں اور بتایا۔ کہ ہم حضرت کرشن عؑ کو مقدس نبی مانتے ہیں۔ ہندوستان میں امن کا واحد طریق یہی ہے کہ پیشوایان مذاہب کا واجب احترام کیا جائے۔ جناب صدر نے اس کی تعریف کی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلند شان کا اعتراف کیا۔ کہ انہوں نے سب بانیان مذاہب کی عزت قائم کی ہے۔

جماعتوں کی تربیت اور متفرق امور

خطبہ ہائے جمعہ نیز درس القرآن کے ذریعہ احباب جماعت کو دینی تربیت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ باہمی تنازعات کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ مسجد احمدیہ سری نگر کے لئے چندہ کی وصولی کی کوشش کی جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے چاہا تو عنقریب مسجد کی بنیاد رکھی جائے گی۔ احباب کو تبلیغ کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔ چند دنوں سے میں ناسنور آیا ہوں۔ اس جگہ اور رشی نگر میں بعض احباب کے درمیان مصالحت کی کوشش کی گئی۔ اور انہیں احمدیت کا صحیح نمونہ بننے کی ترغیب دی گئی۔ تمام جماعتوں نے موجودہ جنگ میں امداد اور مہاراجہ سوک گارڈز میں بھرتی کے لئے پیش کش کی ہے۔ اس سلسلہ میں گلکار صاحب جنرل سکرٹری اور خاکسار نے جناب وزیر اعظم صاحب بہادر سے بھی ملاقات کی۔ مسجد کے چندہ کے لئے جناب خلیفہ عبدالرحیم صاحب پریذیڈنٹ مسجد کمیٹی اور جناب مولوی عبدالواحد صاحب مدیر اصلاح کی کوششیں مستحق شکریہ ہیں۔ اس عرصہ میں ۱½ ماہ تک مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ بوجہ بیماری رخصت پر رہے ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ کتاب "قرآنی شریعت اور بہائی شریعت کا موازنہ" کے جلد مکمل ہونے اور شائع کرنے کے لئے کوشش جاری ہے احباب سے درخواست دعا ہے

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

از ناسنور کشمیر ۴ ستمبر ۱۹۴۰ء

مردم شماری اور جماعت ہائے احمدیہ

عرصہ سے ہندوستان کی احمدی جماعتوں کو مردم شماری کے فارم مرکز سے بھجوائے جاچکے ہیں۔ تاکہ احباب ان کو پُر کرکے مرکز میں بھجوائیں۔ جس سے ہندوستان کی احمدیہ مردم شماری کا پورا پورا علم ہو سکے۔ اور آئندہ مارچ ۱۹۴۱ء میں ہونے والی مردم شماری میں کوئی احمدی فرد ایسا نہ رہ جانے پائے گا کہ شمار نہ ہوا ہو۔ دوسری قومیں جہاں اپنے اندر دوسرے لوگوں کو جذب کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ وہاں ہمارے احباب اپنی احمدی مردم شماری کو نمایاں کرنے میں بھی سستی سے کام لے رہے ہیں۔ امید ہے۔ کہ احباب جماعت اب اس طرف پوری توجہ فرمادیں گے اور جلد وصول شدہ فارموں کو پُر کرکے مرکز میں بھجوائیں گے۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۸ ستمبر ہفتہ کی شام سے اتوار کی صبح تک جرمن طیاروں نے لنڈن پر اس لڑائی کا شدید ترین حملہ کیا اور لگاتار بمباری کرتے رہے۔ قریباً ۴۰۰ آدمی ہلاک اور ۱۴۰۰ زخمی ہوئے۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ شہر پر دھوئیں کے بادل چھائے رہے تھے۔ لوگ ساری رات سو نہ سکے۔ ذرائع رسل و رسائل کو بھی نقصان پہنچا۔ پناہ گاہوں پر بمباری کی گئی۔ ایک پناہ گاہ میں ۱۳ آدمی ہلاک ہو گئے۔ بعض بچے اپنی ماؤں کی گودوں میں کھیلتے ہوئے ہلاک ہو گئے۔ بعض لوگوں نے بازاروں کی نالیوں میں چھپ کر جان بچائی۔ لنڈن کی بندرگاہوں پر تمام رات آگ لگی رہی۔ پٹرول کا ایک کارخانہ اور بہت سے دوسرے کارخانے تباہ ہو گئے ریلوے۔ ڈاک۔ تار۔ بجلی۔ گیس اور پانی کی سپلائی میں عارضی تعطل پیدا ہو گیا۔

برطانیہ کی وزارت ہوا کا اعلان مظہر ہے۔ کہ جمعہ کی شب کو برلن پر رات کے گیارہ بجے سے ایک بجے تک سخت ہوائی حملہ ہوا۔ برلن کے نواحی جنگل میں اسلحہ سازی کے خفیہ کارخانوں پر بھی بمباری کی گئی۔ اور اسلحہ کے ایک ذخیرہ میں آگ لگ گئی۔ ریلوے لائنوں پر نیز فرانس کے ساحلی اڈوں اور دور تک مار کرنے والی توپوں پر بھی بم پھینکے گئے۔

امرتسر ۸ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ مقدمہ شہید گنج کی جو اپیل مسلمانوں کی طرف سے پریوی کونسل میں کی گئی تھی۔ اور جو خارج ہو چکی ہے۔ اب اس کے اخراجات مبلغ ۸ سو پونڈ ایک شلنگ گیارہ پنس مسلمانوں پر ڈال دیئے گئے ہیں۔

لکھنؤ ۸ ستمبر یو۔ پی میں ہیضہ کے ۱۷ کیسوں کے بعد جن میں ۵۲ موتیں ہوئیں۔ اب یہ مرض رک گیا ہے طاعون کی بھی سات وارداتیں اور ایک موت ہوئی۔ مگر اب یہ بھی رک گیا ہے۔

لنڈن ۸ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ بہت بڑی چینی فوج نے بھی ہند چینی کی سرحد پر حملہ کر دیا ہے۔ فرانسیسی فوجوں سے ان کا تین گھنٹہ تک سخت مقابلہ ہوا۔ جس میں چینی فوج کو پسپا ہونا پڑا۔ پانچ فرانسیسی ہلاک اور دس مجروح ہوئے۔ وشی گورنمنٹ نے چینی گورنمنٹ کے پاس پروٹسٹ کیا ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی میں امریکن اخبارات کا داخلہ اس وجہ سے بند کیا جا رہا ہے کہ وہ جرمنی کے ففتھ کالم کے ان ممبروں کا راز فاش کرتے ہیں جو امریکہ میں سرگرم عمل ہیں۔

کلکتہ ۸ ستمبر حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ جسمانی طور پر ناکارہ مثلاً اندھے۔ بہرے۔ گونگے لوگوں کو مردم شماری میں شمار نہیں کیا جائیگا۔ ایسے لوگوں کی طرف سے اس فیصلہ کے خلاف احتجاج کیا جا رہا ہے۔

الہ آباد ۸ ستمبر صدر کانگرس مولانا آزاد نے آج یہاں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اب ہم آخری حد تک پہنچ گئے ہیں۔ اور آخری لفظ کہنے کا وقت آگیا ہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس بمبئی میں ہو رہا ہے۔ اور اس میں آخری فیصلہ ہو جائے گا جس کی پابندی ہر کانگرسی و غیر کانگرسی ہندوستانی پر لازم ہوگی۔

بخارسٹ ۹ ستمبر جنرل انٹنسکو نے شاہ کیرول کے وہ تمام حصے ضبط کئے جانے کا حکم دیا ہے۔ جو رومانیہ کے صنعتی اور تجارتی اداروں میں ہیں۔

لنڈن ۹ ستمبر آج صبح سے تو لنڈن پر کسی حملہ کی خبر نہیں آئی۔ کل شام اندھیرا ہوتے ہی جرمن ہوائی جہازوں نے سخت حملہ کر دیا۔ جو رات بھر جاری رہا۔ کئی ٹولیاں حملہ کے لئے آتی رہیں۔ کافی علاقہ پر بم گرائے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ اتنا سخت حملہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔ آج بھی حملہ کا زیادہ زور دریائے ٹیمز کے علاقہ میں رہا۔ بسیں اور ریل گاڑیاں کچھ دیر کے لئے بند ہو گئیں بعض ذاتی۔ تجارتی اور سرکاری عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ کل کی نسبت آج جانی نقصان بہت کم ہوا۔ آج دو ہسپتالوں اور دنیا بھر کے مشہور ترین دو عجائب گھروں کو بھی نقصان پہنچا۔ مگر لوگوں میں کوئی گھبراہٹ نہیں۔ کام کاج جاری ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ان حملوں سے صرف اتنا ہی نقصان ہو سکتا ہے۔ جتنا سرکنڈا لگنے سے انگلی کو۔

امریکہ کے فوجی ماہرین برمودا کا دورہ ختم کر آئے ہیں۔ وہاں بھی دفاع کے انتظامات کے بارہ میں حکام سے بات چیت ہو چکی ہے۔ نیز یہاں بھی اڈے بنانے کے لئے برطانیہ سے اجازت لی گئی ہے۔

ہالینڈ میں ہیگ کے اعلیٰ پولیس افسر کو نازی حکام نے علیحدہ کر دیا ہے کیونکہ ہفتہ کے روز شہر میں بد امنی کو روکنے کے لئے اس نے مناسب کارروائی نہ کی تھی۔

دہلی ۹ ستمبر کانگرس نیشنلسٹ لیڈر مسٹر انینے نے کانگرسی لیڈروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس امر پر اچھی طرح غور کریں۔ کہ برطانیہ سے مل کر کام کرنے سے ہندوستان کا سوال حل ہو جائیگا

پانڈیچری ۹ ستمبر فرانسیسی ہندوستان کے گورنر جنرل نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس علاقہ کی حکومت جنرل ڈیگال کی حکومت کے ماتحت ہے۔ پیٹان گورنمنٹ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ آزاد فرانس کی حکومت جنرل ڈیگال کی حکومت ہے۔ تمام آزاد قوموں کی روحیں اس کے ساتھ ہیں۔ نازیوں نے مفتوحہ ممالک کے لوگوں پر تسلط قائم کیا ہے ان کی روحوں پر نہیں۔

لنڈن ۹ ستمبر آج سویرے جب برلن کے لوگ سو کر اٹھے۔ تو ان کے دروازوں پر ہوائی حملوں سے بچاؤ کی ہدایات پر مشتمل اشتہار چسپاں تھے جن میں لکھا تھا۔ کہ لوگ گھروں سے نہ نکلیں۔ جلد سو جایا کریں۔ اور سونے سے پہلے گھنٹوں میں بارہ بجے کا الارم لگا دیا کریں۔ نیز کپڑے پہن کر سویا کریں۔ ہیمبرگ اور رائن لینڈ کے علاقوں میں مدت سے یہی طریق استعمال ہو رہے ہیں۔ اٹلی کے جنوبی علاقہ میں بھی ہوائی حملوں سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ میوارن کے کارخانہ داروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ مزدوروں کے لئے تہ خانے بنائے جائیں۔ آگ بجھانے کے عملہ میں ۱۰ ہزار آدمی بھرتی کئے گئے ہیں۔ ہیمبرگ جرمنی کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے مگر برطانیہ کے ہوا بازوں نے اسے تباہ کر دیا ہے اب وہاں سے نہ کوئی جہاز جاتا ہے نہ وہاں آتا ہے۔

جرمن اعلان کر رہے ہیں۔ کہ اتوار کی شب لنڈن پر جو ہوائی حملہ ہوا وہ جرمنی پر برطانی حملوں کا جواب تھا۔ لیکن امریکن اخبارات نے لکھا ہے کہ ان حملوں سے اہل لنڈن میں کوئی اضطراب نہیں۔ شنبہ کی شب ۹۹ جرمن طیارے تباہ اور ۲۵۰ ہوا باز ہلاک ہوئے۔ گذشتہ شب لنڈن پر حملہ دس گھنٹے جاری رہا۔ مگر لوگوں میں ذرا ہراس نہیں۔ جرمن طیارے توپوں کے ڈر سے ۲۵ ہزار فٹ کی بلندی پر اڑتے رہے۔ اس لئے صحیح نشانہ بھی نہ کر سکتے تھے۔ ایسٹ اینڈ میں زیادہ تر مزدور اور غریب لوگ مارے گئے۔

مدراس ۹ ستمبر گورنر مدراس کے لڑائی کے فنڈ میں ۳۰ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ حیدرآباد کے فنڈ میں ۱۲ لاکھ۔ مسوری کی ایک یورپین خاتون نے جو گذشتہ ہفتہ فوت ہوئیں۔ جنگ میں زخمی ہونے والے سپاہیوں کی امداد کے لئے دو لاکھ روپیہ چھوڑا ہے۔

کینیڈا کا ایک تباہ کن جہاز دشمن کی جو آبدوزیں غرق کر کے واپس پہنچ گیا ہے آسٹریلیا اور ہندوستان سے بہت سی فوج بخیریت مصر پہنچ گئی ہے اور جرمن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹرین اگزامینروں کی بیس اسامیوں (گریڈ ۶۵-۵/۲-۸۵) کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں ان بیس اسامیوں میں ۱۳+۲ (سابقہ کمی) مسلمانوں کیلئے۔ دو اینگلو انڈینوں اور ڈومی سائلڈ یورپینوں کیلئے اور ایک دوسری اقلیتوں مثلاً پارسیوں سکھوں اور ہندوستانی عیسائیوں کیلئے ریزرو کی گئی ہیں۔ امیدوار کی عمر یکم جنوری ۱۹۴۱ء کو چالیس سال سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر زیادہ سے زیادہ ۱۴ نومبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ صرف وہ امیدوار درخواستیں دیں جنہوں نے ریلوے ورکشاپس میں ریل کے ڈبوں اور ویگنوں کی دیکھ بھال اور مرمت کے سلسلہ میں پریکٹیکل ٹریننگ کا مکمل کورس طے کیا ہے اور وہ ٹرین اگزامینر کے فرائض کے متعلق قابلیت کا سرٹیفکیٹ رکھتے ہیں درخواستوں کے ساتھ پریکٹیکل تجربہ تعلیمی اوصاف کیریکٹر اور کھیلوں میں مہارت کے سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول شامل ہونی چاہئیں۔ پوری تفصیلات جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام ایک لفافہ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو اور درخواست کنندہ کا ایڈریس لکھا ہو آنے پر مہیا کی جاسکتی ہیں لفافہ کے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ بھی لکھنے چاہئیں

Vacancy for Train Examiner

جنرل منیجر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا فاروق کے متعلق ارشاد

فرمایا "فاروق کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اڑھائی روپیہ میں اس قسم کے اخبار کا لوگوں کو میسر آجانا غنیمت ہے۔"

"پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں ڈھائی روپیہ سالانہ میں انہیں (ہر ہفتہ) میرا خطبہ بھی مل جائے گا۔ اور خطبہ کے علاوہ اور بہت سے مضامین سے بھی وہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔"

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

المعلن

خاکسار میر قاسم علی ایڈیٹر اخبار فاروق

قادیان ضلع گورداسپور

نقشہ ماحول قادیان

کیا آپ نقشہ ماحول قادیان خرید چکے ہیں؟ اگر نہیں تو فوراً خرید لیں تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ یہ نقشہ ایک تاریخی یادگار ہے جس سے مرکز احمدیت کے موجودہ ماحول کا صحیح صحیح علم حاصل ہوتا ہے اور مرکز سلسلہ کے خطرات اور ترقی کے مواقع ہر دو چشم بصیرت کے سامنے عیاں ہو کر آجاتے ہیں۔ یہ نقشہ تبلیغی تربیتی اور تنظیمی ضروریات کیلئے یکساں مفید ہونے کے علاوہ قادیان کے گردونواح میں خریدار اراضیات کے لئے بھی بہت مفید ہے قیمت مجلد چھ آنے۔ غیر مجلد تین آنے۔

ملنے کا پتہ:۔ (۱) سلطان برادرز قادیان (۲) جنرل سروس کمپنی قادیان

فقط المعلن خاکسار مرزا بشیر احمد ۲۰/۹

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

حبوب عنبری

یہ گولیاں عنبر۔ مشک۔ موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق حافظہ کمزور اعضاء رئیسہ سرد پڑ چکے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے جسم پرچست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجت مند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہو جاتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے (۱۵ ؎)

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی کم آنا زیادہ آنا۔ نلوں میں درد۔ کولہوں میں درد۔ متلی۔ قے چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا۔ وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک دو روپے (عہ)

مفرح مروارید عنبری

یہ ان قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ موتی یاقوت۔ زہر مہرہ خطائی۔ عنبر اشہب کستوری نیپالی۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ یشب۔ زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل و دماغ جگر کو طاقت دیتی ہے۔ حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ خفقان نسیان کی دشمن ہے۔ خون کی کمی سر کے چکروں کو دور کرتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا کرتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر صفت ہے۔ دل کو قوی۔ بدن کو موٹا اور چہرہ کو بارونق بناتی ہے۔ ایسی مستورات جن کا دل دھڑکتا ہو۔ ان کے لئے مسیحائی کا اثر رکھتی ہے۔ ایام ماہواری کی کمی کو اصلی حالت پر لاتی ہے۔ بوڑھے جوان مرد۔ عورت سب کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ پانچ تولہ تین روپے بارہ آنہ۔

تریاق معدہ وامعاء

یہ ایک لاجواب مفید ترین پوڈر ہے۔ جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کافور ہو جاتی ہے۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بدہضمی گڑگڑاہٹ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے بار بار پاخانہ آنا اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے نیز ہر موسم میں اس کی ضرورت رہتی ہے۔ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی ۱۲ محصولڈاک علاوہ۔

المشتہر:۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور الدین اعظم رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah